السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت نے اپنی حیات کے وقت نماز فرض کسی وجہ سے نہیں پڑھی ہے تو اس کے وارث بعد ممات اس کے نماز فرض ادا کرسکتے ہیں یا نہیں، از راہ بزرگانہ اس مسئلہ کے جواب سے بصراحت مطلع فرمایا جائے۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میت کی طرف سے اس کی نماز فوت شدہ کو اس کا کوئی وارث یا کوئی شخص ادا نہیں کرسکتا، نسائی شریف ہے۔ عن[1] ابن عباس قال لا یصلی احد عن احد ولکن یطعم عنہ مکان کل یوم مد من حنطة۔ واللہ اعلم بالصواب۔ المجیب سید عبدالوہاب عفی عنہ

مسئلہ:

نماز جو عمداً ترک کی گئی ہو، اس میں اختلاف ہے علماء کا جمہور کے نزدیک قضا فرض ہے اور ایک جماعت علماء کے نزدیک قضا کرنا نہیں آتا۔

ترجمہ مسئلہ) ''اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے تو اس کی قضا ہے یا نہیں؟ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ قضا دے اور داؤد ظاہری، ابن حزم اور بعض شافعی حضرات کہتے ہیں کہ اس پر قضا نہیں ہے اور نہ قضا سے اس کا گناہ ختم ہوگا اور اسی مسلک کو بحر الرائق میں ابن الہادی کی طرف منسوب کیا ہے۔ قاسم اور ناصر سے بھی یہی مروی ہے کہ غیر معذور جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے پر قضا نہیں ہے۔ اور اگر وہ قضا دے بھی تو منظور نہیں ہے۔ ابن تیمیہؒ کا یہی خیال ہے، اور اگر نماز نسیان یا نیند یا مجبوری کی وجہ سے فوت ہوجائے تو اس کی قضا ہے سونے والا جب اُٹھے اور بھولنے والا جب یاد کرے اور عذر والا عذر زائل ہوجانے کے بعد نماز ادا کرے اور جمہور کے پاس کوئی صریح حدیث یا اور کوئی دلیل نہیں ہے۔ ماسوائے حشامیہ کی روایت ہے کہ ''اللہ کے قرضہ کا زیادہ حق ہے کہ اس کو اس کیا جائے'' یہ حدیث گو صحیح ہے، لیکن صورت مسئلہ سے مطابق نہیں ہے کیونکہ یہاں اختلاف اس امر میں ہے کہ (نماز بغیر عذر کے جان بوجھ کر چھوڑی گئی ہے اور اس حدیث میں حج قضا کی اجازت دی گئی ہے جو کہ عذر کی وجہ سے رہ گیا تھا پس یہ حدیث اس مسئلہ کے لیے دلیل بن سکتی ہے۔'' واللہ اعلم۔ (سید محمد نذیر حسین

---

[1] (حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ کوئی آدمی کسی آدمی کی طرف سے نماز نہ پڑھے، لیکن اس کی طرف سے ہر روز ایک مد (پڑوپی) کھانا کھلادیا کرے۔ (نسائی

فتاوی نذیریہ

جلد01